46524 ـ كيا مرد ايك عورت كو نماز پڑھا سكتا ہے ؟

سوال

ميرا تعلق فرانس سے ہے، ميں نيا نيا مسلمان ہوا ہوں، ميرا سوال نماز كے متعلق ہے:
اگر مرد كے پيچھے صرف ايك عورت كے علاوہ كوئى بھى نمازى نہ ہو تو اس حالت ميں كيا حكم ہے، يہ علم ميں رہے كہ وہ مرد اور عورت خاوند اور بيوى نہيں، كيا يہ نماز باجماعت شمار ہو گى اور جماعت كا ثواب حاصل ہو گا؟
يا كہ اس كے برعكس، اس طرح كى نماز غير مشروع شمار ہو گى يا مطلقا حرام ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو يہ عورت اس كى محرمات ميں سے ہو تو اسے نماز پڑھانے ميں كوئى حرج نہيں، اور يہ نماز باجماعت شمار ہو گى، ليكن اگر وہ عورت اس كى محرمات ميں سے نہيں بلكہ اجنبى ہے تو اسے نماز پڑھانے ميں خلوت لازم آتى ہے تو اس حالت ميں اسے نماز پڑھانا حرام ہو گا.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" المهذب " ميں كہتے ہيں: (مرد كا اجنبى عورت كو نماز پڑھانا مكروہ ہے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كوئى بھى مرد كسى عورت سے خلوت نہ كرے، كيونكہ ان كے ساتھ تيسرا شيطان ہے "

امام نووى رحمہ اللہ تعالى اس كى شرح ميں كہتے ہيں:

كراہت سے تحريمى كراہت مراد ہے، يہ اس وقت ہے جب وہ اس كے ساتھ خلوت كرے.

ہمارے اصحاب كا كہنا ہے:

جب كوئى مرد اپنى بيوى يا كسى محرم عورت كى امامت كرائے اور اس كے ساتھ خلوت كرے تو بغير كسى كراہت كے جائز ہے، كيونكہ اس كے ساتھ نماز كے علاوہ بھى خلوت جائز ہے.

اور اگر اس نے کسی اجنبی عورت کی امامت کرائی اور اس سے خلوت کی تو یہ اس عورت اور مرد پر حرام ہے، اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو میں ان شاء اللہ بیان کرونگا.

اور اگر اس نے اجنبی عورتوں کی امامت کرائی اور ان سے خلوت کی تو جمہور علماء کرام نے اسے قطعا جائز قرار دیا ہے، رافعی نے اسے کتاب العدد میں ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے.

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو میں ان شاء اللہ بیان کرونگا؛ اور اس لیے کہ زیادہ عورتوں کے جمع ہونے سے مرد کسی ایك کے ساتھ غالبا فساد نہیں کر پاتا.

اس مسئلہ میں وارد شدہ احادیث میں سے ایك وہ حدیث ہے جو عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورتوں پر داخل ہونے سے بچو، تو ایك انصاری شخص کہنے لگا: ذرا دیور کے بارہ میں تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

یہاں حمو سے خاوند کے رشتہ دار مرد مراد ہیں، اس کے قریبی مثلا خاوند کا بھائی (دیور) اس کا چچا، اور ان دونوں کے بیٹے، اور خاوند کا ماموں وغیرہ، لیکن خاوند کا باپ اور دادا تو محرم میں شامل ہوتے ہیں، ان کے لیے خلوت جائز ہے، اگرچہ وہ حمو میں شامل ہوتے ہیں.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر اس کا محرم اس کے ساتھ ہونا چاہیے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا:

" آج کے بعد کوئی مرد بھی کسی غائب خاوند والی عورت پر داخل نہ ہو مگر اس کے ساتھ ایك یا دو مرد ہوں "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

المغیبۃ: غین پر کسرہ ہے، وہ عورت جس کا خاوند غائب ہو، اور مراد یہ ہے کہ جس کا خاوند گھر سے غائب ہو

چاہیے وہ شہر میں ہی ہو"

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 173 ـ 174).

ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: (اور یہ کہ وہ کسی ایک یا زیادہ اجنبی عورتوں کی جماعت کرائے ان کے ساتھ مرد نہ ہو)

یعنی: ایک یا زیادہ اجنبی عورتوں کی جماعت کرانا مکروہ ہے، اجنبی عورت وہ ہے جو اس کی محرم نہ ہو.

اور مؤلف کی کلام ذرا تفصیل کی محتاج ہے:

اگر اجنبی عورت اکیلی ہو: تو صرف کراہت پر ہی اقتصار کرنے میں نظر ظاہر ہے؛ جب خلوت لازم آتی ہو، اور اس لیے " الروض " میں استدلال کیا ہے کہ: " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کرنے سے منع کیا ہے "

لیکن ہم کہتے ہیں کہ: اگر وہ اس سے خلوت کرتا ہے تو یہ اس پر اس کی امامت کرانا حرام ہے؛ کیونکہ جو حرام کام کی طرف لے جائے وہ بھی حرام ہے.

رہا یہ قول کہ: (ایک سے زیادہ) یعنی وہ دو عورتوں کی امامت کرائے تو اس میں بھی کراہت کے اعتبار سے نظر ہے؛ یہ اس لیے کہ اگر عورت کے ساتھ دوسری عورت ہو تو خلوت کی نفی ہوتی ہے، چنانچہ اگر انسان امن والا ہو تو ان کی امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں، اور بعض اوقات بعض ان مساجد میں ایسا ہو جاتا ہے جہاں جماعت کم ہو، اور خاص کر رمضان المبارک میں قیام الیل کے وقت، انسان مسجد آتا ہے تو وہاں کوئی مرد نہیں ہوتا لیکن مسجد کے پچھلے حصہ میں دو یا تین یا چار عورتیں ہوتی ہیں، تو مؤلف کی کلام کے مطابق وہ ان دو، یا تین یا چار عورتوں کے ساتھ نماز شروع کر سکتا ہے.

اور صحیح یہ ہے کہ یہ مکروہ نہیں، اور اگر اس نے دو یا دو سے زیادہ عورتوں کی جماعت کروائی تو خلوت زائل ہو جاتی ہے اور یہ مکروہ نہیں رہتی، لیکن اگر فتنہ کا خدشہ ہو، اور اگر فتنہ کا خدشہ ہو تو پھر حرام ہے؛ کیونکہ جو حرام کام کا ذریعہ ہو وہ بھی حرام ہے.

اور مؤلف کے قول: (ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو) سے معلوم ہوا کہ اگر ان کے ساتھ کوئی مرد ہو تو اس میں کراہت نہیں، اور یہ ظاہر ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 250 ـ 252).

والله اعلم .